

استراکفر

حال ہی میں دیوبندی مکتب فکر کی طرف سے علامہ سید احمد برزنجی مفتی مدینہ منورہ کی تصنیف "غایۃ المامول" شائع کی گئی ہے جس کے ٹائٹل پر مصنف کے نقاب تین سطروں میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس سے یہ حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے کہ علامہ برزنجی دیوبندیوں کے نزدیک انتہائی مسلم شخصیت ہیں۔ علامہ برزنجی صاحب نے جہاں مولانا احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء عرب و عجم کی موافقت کرتے ہوئے علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات کو کفریہ قرار دیا ہے، اور انتہائی اہتمام سے کفر کی تائید فرمائی ہے، وہاں انہوں نے مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے بارے میں بھی اختلاف کیا ہے۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی رائے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم تمام ممکنات حتیٰ کہ علوم خمسہ کو بھی محیط کیا ہے، جبکہ علامہ برزنجی موصوف کی رائے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم شریف اگرچہ تمام ممکنات کو محیط ہے، مگر علوم خمسہ اس سے خارج ہیں۔

علامہ برزنجی نے اپنی اس رائے کے اثبات میں رسالہ "غایۃ المامول" لکھا، جس کے مقدمہ میں انہوں نے اس ساری حقیقت کو واضح فرمایا ہے کہ اگرچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے مسئلہ میں مولانا احمد رضا سے اختلاف کرتے ہوئے میں یہ رسالہ لکھ رہا ہوں، مگر علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات کے کفریہ دوسرے علماء کی طرح میں بھی متفق ہوں اور آج بھی میرا یہی فتویٰ ہے۔

فرماتے ہیں؟ ہم نے اس رسالہ (حسام الحرمین) پر تقریظ و تصدیق لکھ دی، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ان لوگوں (علماء دیوبند) سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہو جائیں، تو یہ لوگ کافر اور گمراہ ہیں، کیونکہ یہ سب باتیں اجماع امت کے خلاف ہیں۔

(ترجمہ، غایۃ المامول، ص ۲۹۹ - مترجم: مولوی نعیم الدین دیوبندی)
دیوبندی مکتب فکر کی طرف سے "غایۃ المامول" کو چھاپنے اور شائع کرنے کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ علامہ برزنجی مفتی مدینہ منورہ نے مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی مخالفت کی ہے جیسا کہ انہوں نے اس کے ٹائٹل پر لکھا ہے: "احمد رضا خاں صاحب کا گمراہ کن عقیدہ غیبیہ علمائے حجاز کی نظر میں" بلکہ "الشہاب الثاقب" کے ابتداء میں ص ۸-۹ "عرض ناشر کے تحت لکھا ہے: "ہم الشہاب الثاقب کے ساتھ علامہ سید احمد آفندی برزنجی کی کتاب "غایۃ المامول" کے چند صفحات کے غلط نسخے شائع کر رہے ہیں جو علامہ موصوف نے

احمد رضا خاں صاحب کے خلاف تحریر فرمائی تھی، جس پر دیگر علماء مدینہ منورہ نے اپنی تقریقات لکھیں اور اپنے تائیدی دستخط ثبت فرمائے، جس سے یہ حقیقت پوری طرح کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں کیا تھے؟ ہم اس کتاب کی افادیت بڑھانے کے لیے اس کا ترجمہ شائع کر رہے ہیں، جو ہمارے رفیق کار اور انجمن کے اول نائب امیر جناب مولوی نعیم الدین صاحب نے کیا ہے "ملخصاً۔
غرضیکہ "غایۃ المامول" کی اشاعت اور اس کے مصنف کے القابات خود اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ کتاب اور اس کا مصنف علماء دیوبند کے نزدیک انتہائی مسلم اور مقبول ہیں۔

غایۃ المامول کے مطالعہ سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

(۱) اگر بقول علماء دیوبند احمد رضا خاں کے "گمراہ کن عقیدہ غیبیہ" سے علامہ برزنجی کا اختلاف معلوم ہوا (حالانکہ علامہ برزنجی نے اپنی کتاب میں کہیں بھی گمراہ ہونے کا حکم لگایا اور نہ ہی یہ فتویٰ دیا) مگر علماء دیوبند نے اپنے خلاف علامہ برزنجی کا فتویٰ کفر دوبارہ تسلیم کر لیا اور اس پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ یوں ایک بار پھر انہوں نے اپنے کفر کا التزام کر لیا۔

(۲) علامہ برزنجی نے "غایۃ المامول" پر مزید ۱۳ علماء مدینہ منورہ کے تصدیقی دستخط کروا کر علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر فتویٰ کفر کی تقریظ و تصدیق کرنے والے علماء حجاز کی تعداد میں اضافہ کر دیا جس کو دیوبندیوں نے خود بھی تسلیم کر لیا، کیونکہ "غایۃ المامول" کے مشمولات میں علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات اور ان پر علامہ برزنجی کا فتویٰ کفر بھی موجود ہے۔

(۳) مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے ایک مسئلہ میں اختلاف کے باوجود علامہ برزنجی کا علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر فتویٰ کفر میں مولانا احمد رضا خاں کی تائید و توثیق کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ علماء حرمین نے علی وجہ البصیرت بڑے غور و فکر کے ساتھ علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

اس تفصیل سے دیوبندیوں کا یہ الزام بے بنیاد ثابت ہو گیا کہ علماء حجاز نے احمد رضا خاں کے تعارض یا ان کے مباحث علمیہ یا ان کے عجوز و نکسار سے متاثر ہو کر اور یا علماء حرمین نے اپنی شہرت کی خاطر یا سادہ لوح ہونے کی بنا پر دھوکہ میں آکر علماء دیوبند کے خلاف فتویٰ کفر پر دستخط کر دیے جیسا کہ شہاب شاہ "اور اس کے مقدمہ میں کہا گیا ہے۔
تابش قصوری

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

اے پیغمبر! آپ فرمادیجئے کہ زمین و آسمان میں کوئی شخص غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔

(انجیل ۶۵۱)

احمد رضا خان صاحب کا گمراہ کن عقیدہ غیبیہ، علمائے حج و زکریٰ نظر میں۔

غایۃ المأمول

فی قیامۃ

منہج الاصول فی تحقیق علم الرسول

لی شیخ الفاضل الکامل الجامع بین المعقول والمنقول الحاوی للفروع والاصول

علامۃ الزمان فہامۃ الاوان حامل لواء تحقیق مالک ازمۃ الشہ قیامۃ

مولانا سید احمد آفندی البرزنجی الحسینی الفقی بالمدينة المنورة (رحمۃ اللہ علیہ)

ناشر

انجمن ارشاد المسلمین

۶: بی۔ شاوہاب کالونی جمیہ نظامی روڈ۔ لاہور۔

اَوْحَى الْآيَاتِ الْبَيِّنَاتِ - وَالْعَجَزَاتِ
الْبَاهِرَاتِ - سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ
خَيْرُ الْوَسَائِلِ - الْقَائِلُ حِينَ سُئِلَ
عَنِ السَّاعَةِ « مَا الْمُسْئُولُ عَنْهَا
بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ » وَ عَلَى
جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ - وَعَلَى
آلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ وَالتَّابِعِينَ -

اما بعد !

فَقَدْ كُنْتُ الْفَتْ رِسَالَةً
مُخْتَصِرَةً جَوَابًا عَنْ سُؤَالِ
رَدِّ آلِيٍّ مِنَ الْهِنْدِ مَضْمُونُهَا أَنَّهُ -

« وَقَعَ تَنَازُعٌ بَيْنَ عُلَمَاءِ
الْهِنْدِ فِي عِلْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ مُحِيطٌ بِجَمِيعِ

الْمَغِيبَاتِ حَتَّى الْخَمْسِ الْمَذْكُورَةِ
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى « إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ
عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اللَّهُ
أَوْ غَيْرُ مُحِيطٍ بِذَلِكَ » وَأَنَّ

جَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ ذَهَبُوا إِلَى
الْأَوَّلِ وَالْآخَرُونَ إِلَى الثَّانِي
فَمَعَاجِزُ الْفَرِيقَيْنِ يَكُونُ الْحَقُّ

پر جسے کھلی ہوئی نشانیاں اور بڑے بڑے
معجزات دیئے گئے جو ہمارے آقا و مولا
ہیں جن کا نام نامی اسم گرامی محمد، صلی اللہ علیہ
وسلم ہے۔ جو بہترین وسیلہ ہیں۔ جن سے
قیامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا
کہ جس سے سوال کیا گیا ہے وہ قیامت کے
بارے میں سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا اور
دان کے ساتھ ہی، دیگر تمام انبیاء و مرسلین
اور ان کی آل و اصحاب و اتباع پر بھی۔

اما بعد !

ہندوستان سے آنے والے ایک سوال
کے جواب میں۔ میں نے ایک مختصر رسالہ لکھا
تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ۔

« علماء ہند میں جناب نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے علم کے بارے میں جھگڑا پڑ گیا ہے کہ آیا آپ
صلی اللہ علیہ وسلم، کا علم مغیبات خمسہ (جن کا
ذکر آیت « إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ » میں ہے) تمام مغیبات کو محیط ہے یا
نہیں۔ علماء کی ایک جماعت پہلی شے کی قائل

نريد منكم بيان ذلك بالادلة
الشافية "

فالت تلك الرسالة وبينت
فيها انه صلى الله عليه وسلم
اعلم الخلق وانه عليه محيط
بجميع مهمات الدين ومحيط ايضا
بمهمات الحادثات في الدنيا
والآخرة - ولكن المغيبات الخمس
لا تدخل تحت شمول علمه الشريف
للا دلة الواضحة الدالة على
ذلك من الكتاب والسنة وكلام
السلف وان ذلك لا يخدم
ادنى خدمش في علوم مقامه و
رفعة درجته فلفوا رسالتى
المذكورة بكمال الرغبة ونهاية
القبول -

ثم بعد ذلك ورد الى

المدينة المنورة رجل من علماء

الهند يدعى احمد رضا خان

فلما اجتمع في الخبر في اولادان

في الهند اتانا من اهل الكفر و

ہے۔ اور دوسری دوسری شق کی سمجھات
ہیں کہ آپ شافی دلائل سے یہ بیان فرماتے ہیں کہ
حق کس جماعت کے ساتھ ہے ؟ :

پس میں نے وہ سابقہ رسالہ تالیف
کیا اور اس میں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ساری مخلوق میں سب
سے زیادہ علم ہے۔ اور آپ کا علم جمیع دینی
امور کو محیط ہے۔ بلکہ دنیا و آخرت کے تمام

اہم امور کو محیط ہے لیکن قرآن و سنت اور
کلام سلف کے واضح دلائل کی بناء پر مضیبا

خمسہ آپ کے علم شریف میں داخل نہیں
ہیں اور یہ بات آپ کے مقام کی برتری اور
بلندی مرتبت میں ذرہ بھر قاذح نہیں ہے
پس انہوں نے میرے اس رسالے کو انتہائی
رغبت اور پوری قبولیت کیساتھ لے لیا۔

پھر اس کے بعد علماء ہند میں سے

ایک شخص جسے احمد رضا خان کہا جاتا ہے

مدینہ منورہ آیا۔ جب وہ مجھ سے ملا تو اولاً

اس نے مجھے یہ بتایا کہ ہند میں اہل کفر و ضلال

میں سے کچھ لوگ ہیں جن میں سے ایک

غلام احمد قادیانی ہے جو سید علیہ الصلوٰۃ والسلام

الضلال منهم غلام احمد القابا
فانه يدعى بمائلة المسيح والوحى
الى والنبوة. ومنهم الفرق
المسماة بالاميرية. والفرقة
المسماة بالنذيرية. والفرقة
المسماة بالقاسية. يدعون
انه لو فرض في زمنه صلى الله
عليه وسلم. بل لو حدث بعده
نبي جديد لم يخل ذلك
بخاتمة. ومنهم الفرق
الوهابية الكذابية اتباع
رشيد احمد الكنكوهى القائل
بعدم تكفير من يقول بوقوع
الكذب من الله تعالى بالفعل.
ومنهم رشيد احمد الذى يدعى
ثبوت اتساع العلم للشيطان
وعدم ثبوته للنبي صلى الله عليه
وسلم. ومنهم اشرف على التابى
القائل ان صح الحكم على
ذات النبي صلى الله عليه وسلم
بعلم المغيبات كما يقول به

کے مسائل ہونے اور اپنے لئے وحی اور نبوت
کا دعویٰ کرتا ہے۔ انہیں میں سے ایک فرقہ
امیریہ ہے۔ ایک نذیریہ ہے۔ ایک قاسمیہ
ہے۔ جو دعویٰ کرتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کر لیا جائے
بلکہ اگر آپ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا ہو جائے
تب بھی آپ کی خاتمت میں کوئی فرق نہیں
آتا۔ انہیں میں سے ایک فرقہ وہابیہ کذاب
ہے جو رشید احمد کنکوی کا پیرو ہے۔ جو
اللہ تعالیٰ سے بالفعل کذب کے وقوع کا
قول کرنے والے کو کافر نہیں قرار دیتا۔ انہیں
میں سے ایک شخص رشید احمد ہے جو دعویٰ
ہے کہ وسعت علم شیطان کے لئے ثابت ہے
(لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں۔
انہیں میں سے ایک اشرف علی تھانوی ہے
جو کہتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
پر علم مغیبات کا حکم لگانا بقول زید صحیح ہو تو
سوال یہ ہے کہ اس کی مراد بعض مغیبات
میں یا سب ؟ اگر بعض مراد ہیں تو اس
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تخصیص لیا
علم غیب تو زید۔ عمرو۔ بکر۔ بلکہ جمیع

زید قال مستول عنه انه ما ذاراد
بمذا ؟ البعض الغيوب ام كلها ؟
فان اراد البعض فامى خصوصية فيه
لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم
بالغيب حاصل لزید وعمرو بل لكل
صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات
والبهائم -

وانه انت رسالة في الرد عليهم
وابطال اقوالهم ستمها " المعتمد المستند
ثم اطلعتني على خلاصة من تلك
الرسالة فيها بيان اقاويلهم المذكورة
فقط - والرد عليهم على سبيل الاختصار
وطلب تقریظا وتصديقا على ذلك
فكتبنا له التقریظ والتصديق المطلوب فحصل
ما كتبنا انه ان ثبت عن هؤلاء تلك
المقالات الشنیعة فمراهل كفر و
ضلال لان جميع ذلك خارق لاجماع
الامة - واشربنا في ضمن ذلك الى
بعض الادلة في ابطال اقاويلهم
ثم بعد ذلك اطلعتني احمد رضا
خان المذکور على رسالة له ذهب

حيوانات و بهائم کو حاصل ہے۔
اور اس نے مجھے بتایا کہ اس نے
ان فرقوں کے رد اور ان کے اقوال کے باطل
کرنے کے لئے ایک رسالہ موسومہ -
" المعتمد المستند " لکھا ہے۔ پھر اسے
مجھے اس رسالہ کے خلاصہ، حسام اکھرین، پر
مطلع کیا۔ اس میں صرف ان فرقوں کے اقوال
مذکورہ کا بیان اور ان کا مختصر سار دیکھا۔ اور
اس رسالہ، حسام اکھرین، پر تصدیق
و تقریظ طلب کی۔ ہم نے اس پر تقریظ و
تصدیق لکھ دی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر
ان لوگوں سے یہ مقالات شنیعہ ثابت ہو جائیں
تو یہ لوگ کافر و گمراہ ہیں۔ کیوں کہ یہ سب
باتیں اجماع امت کے خلاف ہیں۔ اور اپنی
تقریظ کے ضمن میں ہم نے ان کے اقوال
کے ابطال کے لئے بعض دلائل کی طرف
بھی اشارہ کیا۔

پھر اس کے بعد مجھے احمد رضا خان
نے اپنے ایک اور رسالہ پر مطلع کیا۔ جس
میں وہ اس بات کی طرف گیا ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم ہر چیز کو

فیہا الی انہ صلی اللہ علیہ وسلم
علمہ محیط بكل شیء حتی النبیات
الخمس وانه لا یستثنی من ذالک الا
العلم المتعلق بذات اللہ تعالیٰ وصفانہ
القدسۃ۔ وانه لا فرق بین علم
الباری سبحانہ وتعالیٰ وعلمہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی الاحاطۃ
المذکورة الا بالقدم والحدوث۔ و
ان له علی مدعاہ ہذا برہانا
قاطعاً وهو قوله تعالیٰ وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ
الْكِتَابَ تَبِیْناً لِّکُلِّ شَیْءٍ ۝ فلم ال
جمہدانی بیان ان الایۃ المذکورة
لا تدل علی مدعاہ دلالة قطعیۃ و
ان الاحاطۃ العلمیۃ بجميع
المعلومات التي لا تنہای مخصۃ
باللہ تعالیٰ ولم یقل بحصولہا
لغیرہ تعالیٰ احد من ائمتہ الدین
فلم یرجع عن ذالک واصر وعاند ولما
کان زعمہذا غلطاً وجراًۃ
علی تفسیر کتاب اللہ بغیر دلیل
احبت الآن ان اجمع کلاماً مختصراً

محیط ہے۔ حتیٰ کہ نبیات خمسہ کو بھی۔ اور
یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات سے
متعلق علم کے علاوہ کوئی چیز بھی آپ کے
علم سے مستثنیٰ نہیں۔ اور یہ کہ خدا تعالیٰ
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
علم کے درمیان احاطۃ مذکورہ میں صرف
حدوث و قدم کا فرق ہے اور یہ کہ اس
کے پاس اپنے اس مدعی پر دلیل قاطع اللہ
تعالیٰ کا قول وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتَابَ
تَبِیْناً لِّکُلِّ شَیْءٍ ۝ ہے۔ یعنی
ہم نے آپ پر قرآن کریم کو ہر چیز کا بیان
بنا کر نازل کیا ہے، پس میں نے اس بات
کے بیان میں کوئی کوتاہی نہیں کی کہ آیت
مذکورہ اس کے مدعی پر دلالت قطعیہ کے
طور پر دلالت نہیں کرتی۔ اور یہ کہ تمام
معلومات غیر متناہیہ کا احاطہ علیہ
اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ اور
ائمہ دین میں سے کسی نے بھی غیر اللہ کے
لئے غیر متناہی کے احاطہ علیہ کا قول
نہیں کیا۔ لیکن احمد رضا خان نے اپنے
قول سے رجوع نہیں کیا بلکہ وہ اپنی بات

يكون تَمَّةُ لرسالتنا الاولى -
 فيه بيان بطلان استدلاله
 على مدعاه بالآية المذكورة -
 مشيراً الى بعض مهمات رسالتنا
 المذكورة التي ذكرها تأييداً
 لقوله - مبيناً نقضها وعدم
 صحتها من وجوه عديدة
 لئلا يظن من اطلع على تقريرنا
 المذكورة اننا وافقناه في هذا
 المطلب فاقول وبالله التوفيق ان
 رسالتنا هذه تنقسم الى بابين -
 الباب الاول في الوجوه الدالة على
 عدم صحة دعواه - والباب الثاني
 في ذكر نصوص ائمة الدين الدالة
 على صحة ما جرينا عليه في
 هذه الرسالة وفي التي قبلها -

پر اڑا رہا اور سچی سے عناد کیا۔ چونکہ اس کا
 یہ گمان غلط ہے اس کی قرآن کی یہ تفسیر
 بخدیل تھی اس لئے میں نے چاہا کہ میں ایک
 مختصر کلام جمع کر دوں جو ہمارے پہلے رسالہ
 کا تتمہ بن جائے جس میں اس کے اپنے دعوے
 پر آیت مذکورہ سے استدلال کے باطل
 ہونے کا بیان کرتے ہوئے اس کے رسالہ
 کی بعض اہم باتوں کی طرف بھی اشارہ کر دیا جائے
 ساتھ ہی متعدد وجوہ سے اس رسالہ کے بعض
 اور اس کی عدم صحت کو بھی بیان کر دیا جائے
 تاکہ جو شخص ہماری مذکورہ تقریر پر مطلع ہو وہ
 یہ گمان نہ کرے کہ ہم نے اس مطلب میں اس
 کی موافقت کی ہے۔ پس اللہ کی توفیق سے کتنا
 ہوں کہ ہمارا رسالہ دو بابوں پر منقسم ہے پہلا
 باب ان دلائل کے بیان میں ہے جو اس کے
 دعویٰ کے صحیح نہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں
 اور دوسرا باب ائمہ دین کی ان تصریحات کے
 بیان میں ہے جو ہمارے موجودہ ای سا بقہ
 رسالہ میں بیان کردہ مسلک کے صحیح ہونے
 پر دال ہیں -